

## 2217- نماز استخارہ کی کیفیت اور دعاء استخارہ کی شرح

### سوال

نماز استخارہ کس طرح ادا کی جائے گی؟  
اور اس میں کونسی دعاء پڑھی جائیگی؟

### پسندیدہ جواب

نماز استخارہ کا طریقہ جابر بن عبد اللہ تعالیٰ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے :

جابر بن عبد اللہ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو سارے معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن مجید کی سورۃ کی تعلیم دیتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :

"جب تم میں سے کوئی ایک شخص کام کرنا چاہے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت ادا کر کے یہ دعاء پڑھے :

"اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخْرِکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ اِن کُنْتَ تَعْلَمُ ہَذَا الْاَمْرُ ثُمَّ تَنْصِیْہُ یَعْنِیْ خَیْرًا لِّیْ فَاَجِبْ اَمْرِیْ وَآجِلْہٗ قَالَ اَوْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَہٗ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہٗ لِیْ وَیَسِّرْہٗ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ شَرٌّ لِّیْ فَاَعْرِضْہٗ عَنْیْ وَآجِلْہٗ فَاَصْرِفْہٗ عَنِّیْ [واصر فہ عنی] وَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِیْ بِہٖ"

اے اللہ میں تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے ہی تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو جانتا ہے، اور میں نہیں جانتا، اور تو تمام نبیوں کا علم رکھنے والا ہے، الہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لیے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے مقدریں کر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے اور میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کام کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مہیا کر جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6841) ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور مسند احمد میں اور بھی احادیث ہیں۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

الاستخارة : اسم ہے، اور استخار اللہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس نے بہتر چیز اور خیر طلب کی، اس سے مراد یہ ہے کہ ضرورت کے وقت دو کاموں میں سے بہتر اور اچھا کام طلب کرنا۔

قولہ : "ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب معاملات میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے"

ابن ابی حمزہ کہتے ہیں: عام کہہ کر خاص مراد لیا گیا ہے، کیونکہ کسی واجب اور مستحب کام کرنے کے لیے استخارہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی حرام اور مکروہ کام کو ترک کرنے کے لیے استخارہ ہوگا، بلکہ جب کوئی مباح اور مستحب کام میں سے دو معاملے ایک دوسرے کے معارض ہوں کہ اسے کونسے عمل سے ابتدا کرنی چاہیے اور کس کام پر اقتضار کرنے کے لیے استخارہ ہوگا۔

میں کہتا ہوں: یہ عموم ہر حقیر اور عظیم کام کو شامل ہے، ہو سکتا ہے کسی حقیر اور چھوٹے سے کام کرنے کے نتیجے میں امر عظیم حاصل ہو جائے۔

قولہ: "اذا هم" جب اسے کوئی کام درپیش ہو۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب تم میں کوئی کام کرنا چاہے تو وہ یہ کہے"

قولہ: "تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت ادا کرے"

اس میں نماز فجر سے احتراز کیا گیا ہے، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ "الاذکار" میں لکھتے ہیں: مثلاً اگر کسی نے نماز ظہر کے فرضوں یا دوسری سنت مؤکدہ کے بعد دعاء استخارہ کہی،... اور ظاہر یہ ہوتا ہے ایسا کہا جائے:

اگر اس نے بعینہ اس نماز اور نماز استخارہ کی نیت کی تو یہ کافی ہوگی، لیکن اگر نیت نہ کی تو پھر نہیں۔

اور ابن ابی حمزہ کہتے ہیں: نماز کو دعاء سے مقدم کرنے میں حکمت یہ ہے کہ: استخارہ سے مراد دنیا اور آخرت کی خیر و بھلائی جمع کرنا ہے، اس لیے مالک الملک کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت ہے، اور اس کے لیے نماز سے بہتر اور افضل اور نفع مند چیز کوئی نہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی حمد و تعریف اور ثناء، اور مالی اور حال کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف متابعتی ہے۔

قولہ: "ثم ليقل" پھر یہ کہے "ظاہر یہ ہے کہ یہ دعاء دو رکعت نماز سے فارغ ہونے کے بعد پڑھی جائیگی، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں نماز کے اذکار اور دعاء کی ترتیب ہو تو اس طرح فراغت کے بعد اور سلام پھیرنے سے قبل دعاء پڑھے۔

قولہ: "اللهم اني استخيرك" یہاں باء تعلیل کے لیے ہے، یعنی اس لیے کہ اے اللہ تو زیادہ علم والا ہے۔

اور اسی طرح "بقدرتك" میں بھی باء تعلیل کے لیے ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ باء استغاثہ کی ہو۔

قولہ: "استقدرك" اس کا معنی یہ ہے: میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کہ مطلوبہ عمل اور کام پر مجھے قدرت عطا کر، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا معنی یہ ہو: میں تجھ سے اس کام میں آسانی اور سہولت کا طلبگار ہوں، یعنی میری قدرت میں کر دے۔

قولہ: "واسئلك من فضلك" یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ رب کی جانب سے عطاء اس کی جانب سے فضل ہے، اور کسی ایک کو بھی اس کی نعمتوں میں اس پر حق حاصل نہیں، جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

قولہ: "فانك تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم" تو قدرت اور طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا، تو علم والا ہے اور مجھے علم نہیں۔

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یقیناً علم اور قدرت صرف اللہ وحدہ کے لیے ہی ہے، اور اس میں سے بندے کے لیے وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں رکھا ہے۔

قولہ: "اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر" اے اللہ اگر تجھے علم ہے کہ یہ کام۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: "پھر اس کام کا بیعہ نام لے" اس کا ظاہر سیاق یہی ہے کہ اسے زبان سے ادا کرے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ دعاء کرتے وقت اس کام کو اپنے ذہن میں رکھے۔

قولہ: "فاقره لی" یعنی اسے میرے لیے پورا کر دے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے: میرے لیے اس کام کو آسان کر دے۔

قولہ: "فاصرفه عني واصرفني عنه" اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دور کر دے۔

یعنی اس کام کو چاہنے کے باوجود اس کام کو نہ کر سکنے کی حالت میں اس کے دل میں کچھ باقی نہ رہے۔

قولہ: "ورضني" یعنی مجھے اس پر راضی کر دے، تاکہ میں اسے طلب کرنے اور نہ ہی اسے کرنے پر نادم نہ رہوں، کیونکہ مجھے اس کے انجام کی خبر نہیں، اگرچہ میں اس کام کو کرنے کی خواہش کے وقت اس پر راضی تھا۔

اس میں راز یہ ہے کہ اس کا دل اس کام کے ساتھ معلق نہ رہے اور وہ کبیدہ خاطر نہ ہو، بلکہ اس کا دل مطمئن ہو جائے، اور فیصلہ اور قضاء پر راضی اور سکون نفس حاصل ہو سکے۔

حافظ ابن حجر رحمہ تعالیٰ کی شرح کی تلخیص ختم ہوئی، دیکھیں: کتاب الدعوات و کتاب التوحید صحیح البخاری۔

واللہ اعلم۔